

مسک اکمل السنۃ والجماعۃ

کا
نظریاتی ترجمان

دومایجلہ

ندائے اسلاف

زیر سرپرستی

حاجت مولانا محمد سلیم قاسمی صاحب حفظہ اللہ

مہتمم دارالعلوم وقف دیوبند

مضامین

ہم پہلے مناتے ہیں بعد میں ...

اتحاد وقت کی اہم ترین ...

انوار حدیث

اللہ کرے امام طحاوی کی یہ کتابیں ...

غیر مقلد محمد اسماعیل زرتارگری ...

امام اعظم ابوحنیفہؒ کے مناقب پر ...

تقلید شخصی کا ثبوت غیر مقلدین کی ...

کتاب، نزول الابراہ، نواب وحید الزماں ...

زیر نگرانی

حضرت ابامفتی عزیز الرحمن صاحب فخر مفتی اعظم مہاراشٹر

نائب مدیر
محمد ظفر قاسمی

مدیر اعلیٰ
جمیل عبداللہ ہاشمی

ناشر

امام اعظم اکیدمی (الہند)

✦ 2016 ✦

جلد ۴ - شماره نمبر: ۱

فدائے اسلاف

زیر سرپرستی: جانشین حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد سالم قاسمی صاحب (مہتمم دارالعلوم دیوبند)
زیر نگرانی: حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمن صاحب فتحوری (مفتی اعظم مہاراشٹر)

مجلس ادارت

مفتی سید محمد حذیفہ صاحب قاسمی
استاذ مدرسہ سراج العلوم، بھیونڈی
مولانا عبدالرشید صاحب ندوی
سیکرٹری انجمن اہل سنت والجماعت ممبئی
مولانا مرتضیٰ حسن صاحب
سابق امام و خطیب مسجد کمارنگر، کرلا
مولانا ہلال احمد صاحب مالیکاؤں
مدیر رابطہ علمائے اہل سنت والجماعت، الہند

مجلس مشاورات

حضرت مولانا عبداللہ صاحب معروفی
استاذ حدیث دارالعلوم دیوبند
حضرت مولانا مستقیم احسن اعظمی صاحب
دامت برکاتہم
حضرت مولانا سید محمد طاہر حسین صاحب گیاوی
مناظر الاسلام ضلع پلا مور، بہار
حضرت مولانا جمیل احمد ندیری صاحب
رکن مجلس علمی اسلامک فقہ اکیڈمی
حضرت مولانا برہان الدین صاحب قاسمی
ڈائریکٹر مرکز المعارف

ذر تعاون

سالانہ ۱۵۰ دو سال کیلئے ۳۰۰
پانچ سال کیلئے ۷۵۰ فی شمارہ ۳۰
لاکھ ممبر شپ (تیس سال) ۳۰۰۰

مدیر اعلیٰ

جمیل عبداللہ ہاشمی

نائب مدیر

محمد ظفر قاسمی

اکاؤنٹ نمبر کارپوریشن بینک، براچی: میرا روڈ
Bank A/c. Corporation Bank Br. Mira Road
A/C No.: 18313
Name : JAMIL HASMI

خط و کتابت کیلئے رابطہ کریں

امام اعظم اکیڈمی دوکان نمبر ۸، نورانی منزل، انصاری نگر، نالاسوپارہ (ایسٹ) ضلع پالگھر، مہاراشٹر - ۴۰۱ ۲۰۹

09689157805, Call: 8080720188, e-mail: anwj0123@gmail.com

ناشر امام اعظم اکیڈمی (الہند)

آج پوری دنیا میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف سازش رچا جا رہی ہے، مسلمانوں کے حقوق کو دبا جا رہا ہے بات یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ نام نہاد جمہوری حکومتیں مسلمانوں کو اسلام پر عمل کرنے سے روکنے کی ناکام کوشش کر رہی ہیں اس کے لئے مختلف قسم کے حیلے اور بہانے تلاش کر رہی ہیں اور کسی نہ کسی حد تک کامیاب بھی ہو رہی ہیں کہیں حجاب و اسکاف اور برقعے پر پابندی لگائی جا رہی ہے، کہیں داڑھی پر، تو کہیں اردو زبان پر، مسلمان تقریباً تمام جمہوری حکومتوں سے اپنے حقوق کا مطالبہ کر رہے ہیں، ان ہی مسائل کو لے کر آئے دن احتجاج اور جلوس نکالے جا رہے ہیں مسلمان اپنا جمہوری حق اصول کرنے میں لگے ہوئے ہیں مسلمانوں کو ایسا کرنا ہی پڑے گا یہ ہمارا جمہوری اور شہری حق ہے، کہ حکومتوں سے اپنے حقوق کے لئے جمہوری طور پر ہم لڑتے رہیں ورنہ ظالم حکومتیں ہمیں ہمارے حق سے پوری طرح دستبردار کر دیں گی، مسلمانوں کے بے شمار حقوق ظالم حکومتوں نے دبا رکھے ہیں اپنا حق اصول کرنے کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئے، کیونکہ کوشش کام یابی کا زینہ ہے جو کوشش کرتا ہے وہ منزل تک ضرور پہنچ جاتا ہے۔ لیکن ہمیں یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ جمہوری حقوق کے ساتھ ساتھ ہمارا ایک حق اور بھی ہے وہ ہمارا اسلامی حق ہے جو ہم سے مطالبہ کرتا ہے کہ مجھے اپنی زندگی میں لاؤمجھ پر عمل کرو، آج ہم لوگ اپنے اسلامی حق سے تقریباً غافل اور لاپرواہ ہو چکے ہیں، ظالم حکومتوں نے ہمیں غافل رکھ کر موقع غنیمت سمجھا تو انہوں نے ہمارے حقوق اور زیادہ دبائے شروع کر دیے آج سے چالیس پچاس سال پہلے اتنے حقوق نہیں مارے جا رہے تھے جتنے اس وقت مارے جا رہے ہیں آہ وہ دن بھی آ گیا کہ اسکاف و حجاب اور داڑھی رکھنے پر پابندی کی بات کی جانے لگی، داڑھی رکھنے والے مسلمان کو ہندوستانی فوج میں ملازم نہیں رکھا جائے گا کی بات ہو رہی ہے، حکومت راجستھان نے اردو

—:~

ناشر امام اعظم اکیڈمی (الہند)

زبان پر پابندی لگادی، بعض سکولوں میں جمعہ تک پڑھنے تک کی چھٹی نہیں دیجاتی ہے، بعض جگہ مسجدوں میں مانگ پر اذان نہیں دے سکتے، ایسے بہت سے مسائل ہیں کتنوں کو شمار کروایا جائے۔ اگر ہم لوگ جذبات کے بجائے حقیقت پسندی سے غور کریں گے تو ضرور ہم کو اس بات کا ادراک ہوگا کہ ہمارے حقوق کو پامال کرنے میں جتنا ہاتھ ان ظالم حکومتوں کا ہے اس سے کہیں زیادہ دخل اپنے حق سے دستبردار ہونے میں ہمارا اپنا ہے، اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں کچھ سالوں پہلے کی بات ہے جب یہ بات کہی گئی تھی کہ مسلمان ڈاڑھی رکھ کر فوج میں ملازم نہیں ہو سکتا ہے جب سوال کیا گیا کی سردار بھی تو ڈاڑھی رکھ کر فوج میں ملازم ت کر رہے ہیں تو جواب ملا کہ سرداروں کے پاس دوسرا اوپشن نہیں ہے، کوئی سردار بغیر ڈاڑھی کا نہیں ملے گا، لیکن بے شمار مسلمان بغیر ڈاڑھی کے ملتے ہیں، اس سے پتا چلتا ہے کہ مسلمانوں کے پاس اوپشن ہے، ورنہ بغیر ڈاڑھی کا ایک بھی مسلمان نہیں ہونا چاہئے، میرے بغیر ڈاڑھی والے بھائیوں تم ہی بتاؤ کہ کیا اسلام میں یہ اوپشن ہے کہ جس کا دل چاہے وہ ڈاڑھی رکھے اور جس کا دل نہ چاہے وہ ڈاڑھی نہ رکھے؟ تمام مسلمان بخوبی اس بات کو جانتے ہیں کہ اسلام میں اپنی مرضی نہیں چلتی اور جس میں اپنے نفس کا دخل ہو وہ اسلام نہیں ہے، اسلام نام ہے خود کی مرضی کو اللہ کی مرضی اور آپ ﷺ کے طریقے پر قربان کرنے کا۔ اس کاف اور حجاب ہی کو لے لیجئے اسٹیشن پر بازاروں میں بے شمار خواتین بے پردہ دکھائی دیتی ہیں اور جو برقع پہنتی ہیں ان کا حال یہ ہے کہ پورے جسم پر تو برقع ہوتا ہے مگر چہرہ کھلا کا کھلا ہی ہوتا اور بعض خواتین گھر سے تو چہرہ ڈھانپ کر کے نکلتی ہیں جب اپنا محلہ ختم ہو جاتا ہے تو چہرہ کھول لیتی ہیں الا ماشاء اللہ۔

کل جسے چھو نہیں سکتی تھی فرشتوں کی نظر۔۔۔۔۔ آج وہ رونق بازار نظر آتے ہیں

اردو زبان کی بات کریں تو مدارس کو چھوڑ کر اسی ۸۰ فیصد کے قریب مسلمان اردو نہیں جانتے اس سال کے شروع سے حکومت راجستھان نے پورے راجستھان میں اردو پر پابندی لگادی جس کے لئے

مسلمانوں نے تحریک اردو اور راجستھان کے نام سے ایک تحریک چلائی اردو کا حال پورے راجستھان میں یہ ہے کہ پچانوے فیصد لوگ اردو سے نابلد m p میں بھی تقریباً یہی حال ہے تمل ناڈو، بنگال، اڑیسہ، آندرا، اور کئی دیگر صوبوں میں پانچ سے دس فیصد مسلمان اردو پڑھنا لکھنا جانتے ہوں گے u p بہار میں مہاراشٹر میں بڑی مشکل سے پندرہ فیصد مسلمان اردو جانتے ہوں گے، اتنی بڑی تعداد کو اردو سے ناواقف کس نے رکھا حکومت نے یا ہماری غفلت نے! داڑھی رکھنے سے ہمیں کس نے روک رکھا ہے! حکومت نے یا ہماری خواہشات نے، پردہ کرنے اور نقاب پہننے سے کون روکتا ہے حکومت یا ہماری چاہتیں! یہ تو صرف تین نمونے ہیں ورنہ ہمارا حال تو یہ ہے پہلے ہم اپنا سب کچھ مٹاتے ہیں بعد میں مٹائے جاتے ہیں،

قوم مسلم سنبھل جاوے نہ غنیم پھر سے سنبھل رہا ہے
وہ تری ہستی مٹانے کو بدست خنجر بدل رہا ہے

قارئین اکرام قانونی دشواریوں کی وجہ سے رسالہ پچھلے آٹھ مہینے سے شائع نہیں ہو سکا
اس کے لئے ادارہ معذرت خواہ ہے
رسالہ ندائے اہل السنۃ والجماعت کا نام تبدیل ہو کر ندائے اسلاف ہو چکا ہے

اتحاد وقت کی اہم ترین ضرورت ہے

اداریہ

اس بار کے عام انتخاب (یعنی ۲۰۱۴) نے قوم مسلم کو دعوت اتحاد دی ہے، چنانچہ جب سے انتخاب کا عمل وجود میں آیا ہے، اسی وقت سے یہ بات تسلسل کے ساتھ سننے اور پڑھنے میں آرہی ہے کہ مسلمانوں کو اس وقت دو محاذوں پر متحد ہونے کی اشد ضرورت ہے، ان میں سے ایک سیاسی، دوسرا مسلکی۔ اتحاد و اتفاق بہت ہی اچھا عمل ہے لیکن یہ بھی دیکھنا ہوگا کہ اتحاد کس پر ہو سکتا ہے کس پر نہیں، مسلمان دونوں میں سے پہلے پر متحد ہو سکتے ہیں، دوسرے پر ممکن نہیں۔ سیاسی اختلاف ختم کرنا ممکن اور آسان ہے، مسلکی اختلاف ختم کرنا ممکن نہیں، اور یہ بھی یاد رہے کہ مسلکی اختلاف قوم و ملت کے حق میں مضر اور نقصان دہ بھی نہیں ہے بلکہ یہ مسلمانوں کے لئے عمل کرنے میں وسعت کا ذریعہ ہے، اسی لئے آج تک اس اختلاف کو ختم کرنے کی کوشش بھی نہیں کی گئی۔ ہاں اس اختلاف کے حدود ضرور ہیں، ان ہی حدود میں یہ اختلاف ہونا چاہئے، جن میں سے چھ درج ذیل ہیں:

- (۱) اختلاف اجتہادی مسائل میں مجتہدین کا ہونا چاہئے غیر مجتہدین کا نہیں۔
- (۲) جس کی رائے سے اختلاف ہو اس کا احترام دل میں ہونا چاہئے، اس کی جس بات سے اختلاف ہو اس کے علاوہ بات میں اس سے اتحاد ہونا چاہئے۔

- (۳) اس شخص کو طعن و تشنیع، تکفیر و تفسیق کا نشانہ نہیں بنانا چاہئے، امام شافعیؒ فرماتے ہیں: کوئی مجتہد دوسرے مجتہد کو خطا وار نہ قرار دے، کیونکہ ان میں سے ہر ایک نے وہ فرض ادا کر دیا جو اس کے ذمہ تھا۔ (جامع العلم ج ۲ ص ۷۳)

- (۴) اتفاق رائے پر ایک دوسرے کا تعاون کرنا چاہئے۔

(۵) اختلاف رائے پر ایک دوسرے کی رائے کا جواز تسلیم کرنا چاہئے۔
 آپ ﷺ کا ارشاد ہے: آسان کرو، مشکل نہ بناؤ، خوشخبری سناؤ، نفرت نہ دلاؤ، ایک دوسرے کی بات مانو، آپس میں اختلاف نہ کرو۔ (بخاری حدیث نمبر ۳۰۳۸)

(۶) اپنی رائے کے ماننے پر اس کو مجبور نہ کرے، بلکہ اختلاف رائے میں اسے معذور سمجھنا چاہئے۔
 حضرت امام شافعیؒ فرماتے ہیں: میری رائے صحیح ہے جس میں خطا کا امکان بھی ہے، دوسرے کی رائے خطا ہے صحیح کے امکان کے ساتھ۔ (ادب الاختلاف، ڈاکٹر جمال نصار)

اجتہادی مسائل میں مجتہدین و فقہاء کرامؒ کا اختلاف ممدوح و مقبول ہے، اسی کو مسلکی اختلاف کہا جاتا ہے، یہ اختلاف بلاشبہ مشروع و جائز ہے، چونکہ اس سے مسائل کا شرعی حل مطلوب ہوتا ہے۔
 (ہاں اگر فروعی مسائل کو ہی اصل دین قرار دیا جائے اور ان میں اختلاف کو جنگ و جدال اور سب و شتم، حق و باطل کا پیمانہ بنالیا جائے، تو یہ اختلاف بھی مذموم اور ممنوع ہوگا)

فروعی اختلافات صحابہ کرامؓ میں بھی موجود تھے، اس کی دو مثال ملاحظہ فرمائیں:
 (۱) حضرت عائشہ صدیقہ فرماتی ہیں: حج میں عورت زعفرانی کپڑے پہن سکتی ہے، جب کہ حضرت عمرؓ کا قول ہے کہ پہننا مکروہ ہے۔ (بخاری - فتح الباری)

(۲) حضرت عائشہ کا قول ہے کہ: رضاعت کم از کم پانچ گھونٹ دودھ پینے سے ثابت ہوتی ہے، جب کہ بعض صحابہ کا قول ہے کہ ایک گھونٹ پینے سے بھی ثابت ہو جاتی ہے۔ (بخاری)

الغرض صحابہ کرامؓ کے دور میں ایک سے زائد مسلکوں کا وجود تھا حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں:
 فروعی معاملات میں اصحاب رسول ﷺ کا اختلاف ہمارے لئے باعث رحمت ہے، کیونکہ وہ اگر حضرات ان فروعی معاملات میں اختلاف نہ کرتے، تو مسلمانوں کے لیے آسانیاں پیدا نہ ہوتیں۔ (فیض القدر)
 حضرت امام مالکؒ کی مشہور کتاب ”موطا“ امام مالکؒ جب تحریر کی گئی تو اس وقت کے حاکم ہارون رشید نے کہا: اس کتاب کو کعبۃ اللہ میں رکھ دیا جائے اور تمام مسلمانوں کے لیے اس کو مرجع قرار دیا جائے، لیکن امام مالکؒ نے منع کر دیا اور فرمایا کہ ایک ہی رائے پر عمل کرنا مسلمانوں کے لئے شاق ہوگا۔ (ادب الاختلاف، ڈاکٹر جمال نصار)

حضرت امام شمس الدینؒ ذہبی فرماتے ہیں: جس مسئلہ میں صحابہ و تابعین کا اختلاف ہو گیا وہ اختلاف قیامت تک مٹایا نہیں جاسکتا، کیونکہ اس اختلاف کے مٹانے کی ایک ہی صورت ہے کہ ان میں سے کسی ایک گروہ کو قطعی طور پر حق پر اور دوسرے کو یقینی طور پر باطل قرار دیا جائے اور یہ ممکن نہیں ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ سے حمید نامی شخص نے عرض کیا کہ اگر آپ جمع کر دیتے لوگوں کو ایک بات پر۔ اس پر حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا کہ مجھے اچھا نہیں لگتا کہ ان میں اختلاف نہ ہو۔ پھر ساری اسلامی دنیا میں لکھ بھیجا کہ ہر قوم اسی فیصلے پر عمل کرے جس پر ان کے فقہاء کا اتفاق ہو۔

(سنن الدارمی ج ۲ ص ۱۰۰)

کتاب و سنت میں جہاں اختلاف سے بچنے کو کہا گیا ہے اس سے اجتہادی و فقہی اختلاف مراد نہیں بلکہ قبائلی، قومی، نسلی، علاقائی، برادری، خاندانی، اختلاف مراد ہے، حدیث میں ہے کہ آپ ﷺ نے حجتہ الوداع کے خطبہ میں فرمایا کہ کسی عربی کو عجمی پر اور گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں ہے۔

(شعب الایمان ج ۷ ص ۵۱۳)

آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر کوئی ناک کٹا حبشی غلام بھی تم پر امیر بنادیا جائے تو اس کی بھی پیروی کرو (معلوم ہوا کہ سماج کا ایک معمولی سے معمولی سطح کا آدمی بھی صلاحیت کے ذریعہ اعلیٰ سے اعلیٰ عہدہ حاصل کر سکتا ہے) حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ گرمیوں کی دوپہر میں سوئے ہوئے تھے، ایک باندی پنکھا کر رہی تھی۔ اس باندی کو نیند آگئی تو وہ بھی وہیں بیٹھے بیٹھے سو گئی حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی آنکھ کھلی تو آپ نے اس باندی کو سوئے ہوئے پایا۔ آپ نے اس کے ہاتھ سے پنکھا لے کر اسے پنکھا کرنا شروع کر دیا وہ باندی تھکی ہوئی تھی کافی دیر تک گہری نیند سوئی رہی۔ جب اس کی آنکھ کھلی تو اس نے دیکھا کہ امیر المومنین اسے پنکھا کر رہے ہیں، وہ چونک اٹھی آپ نے فرمایا: گھبراؤ نہیں، جیسے میں انسان ہوں ویسے ہی تم بھی انسان ہو۔

(تصوف و سلوک ص ۱۹۰)

سورہ الحجرات: آیت ۱۰ میں ہے انما المثلون اخوة، بے شک ایمان والے بھائی بھائی ہیں سورہ آل عمران آیت نمبر ۱۰۳ کا جو حوالہ اس سلسلہ میں دیا جاتا ہے، اس کا پس منظر اجتہادی اختلاف نہیں بلکہ قبائلی اختلاف ہے۔ (جس کا ترجمہ یہ ہے: اور آپس میں اختلاف مت کرو) یہاں دو قبیلہ کا آپس

میں اختلاف ہو گیا تھا دونوں لڑنے کے قریب تھے، اس کا بیان ہے آگے اس کی تفصیل آرہی ہے، اسی طرح سورہ البقرہ آیت نمبر ۲۱۳، میں اختلاف کا بیان ہے لیکن یہاں بھی اجتہادی اختلاف نہیں بلکہ اہل کتاب کا قرآن سے اختلاف بیان ہوا ہے۔

قرآن میں ہے: **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا طِيعُوا اللَّهَ وَاطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِيَ الْأَمْرِ مِنْكُمْ** الخ
(سورہ نساء آیت نمبر ۵۹)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے فقہائے کرام کو حکم دیا ہے کہ اگر تم میں اختلاف ہو جائے تو لوٹو اس کو اللہ اور رسول کی طرف۔ اس آیت میں اس طرف اشارہ ہے کہ ان میں اختلاف ہوگا اور اسی سورہ نساء آیت نمبر ۸۳ میں ارشاد ہوتا ہے **وَالْيَ أُولِيَ الْأَمْرِ مِنْهُمْ لَعَلَّهُم يَنْتَبِطُونَهُ مِنْهُمْ**، اس آیت میں عام لوگوں کو حکم دیا گیا ہے کہ تم اولوالامر کی طرف رجوع کرو، یعنی ان کی بات مانو۔

خلاصہ: یہ ہے کہ اجتہادی و مسلکی اختلاف مسلمانوں میں رہا ہے اور رہے گا اس کو ختم نہیں کیا جاسکتا اس کے ساتھ ہی ہمیں اس بات کا بھی اعتراف ہے کہ کچھ لوگ ہمارے ہی معاشرے میں ایسے بھی ہیں جو بات بات پر مسلمانوں کو کافر، مشرک اور بدعتی بناتے ہوئے نہیں تھکتے اور اپنے آپ کو سب سے بڑا مسلمان اور موحد سمجھتے ہیں اور کچھ لوگ ان سے بھی دو قدم آگے ہیں وہ تو سلام و کلام نکاح اور جنازہ وغیرہ میں شرکت سے بھی روکتے ہیں، اپنی مسجدوں میں نماز تک دوسروں کو نہیں پڑھنے دیتے ہیں، اس پر جتنا افسوس کیا جائے وہ کم ہے، بس ایسے لوگوں کے حق میں اللہ سے دعا کرتے رہنا چاہئے (ان میں سے بہت سے لوگ سلجھ ذہن کے ہوتے ہیں اور تعمیری خیال رکھتے ہیں، قوم و ملت کے مسائل میں ساتھ دیتے ہیں) ایسے لوگوں کا اختلاف اجتہادی و مسلکی نہیں بلکہ خود رائی، خود پسندی، اپنی رائے کو حرف آخر سمجھنا اور اپنی رائے ماننے پر دوسروں کو مجبور کرنا ان کی عادت ہوتی ہے، ایسے لوگ تعمیری نہیں تخریبی خیال رکھتے ہیں، ان کو قوم و ملت کے مسائل سے کوئی دل چسپی نہیں ہوتی، یہ مطلب پرست ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کو متحد کرنا بڑا مشکل کام ہے، ایسے لوگ دشمن کے ہاتھوں کا کھلونا ضرور بنتے ہیں اور ملت کو کمزور کرتے ہیں، یوگا کا مسئلہ ہو یا عام انتخابات کا، ان کے چہروں کو دکھا کر دشمن اپنا مطلب ضرور حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے، ان کا اختلاف اجتہادی و مسلکی کم، انسانیت کی زیادہ ہوتا ہے، یہ اجتہادی اختلافات نہیں بلکہ شیطانی جھگڑے ہیں۔ قرآن میں ہے

قل لعباد یقول التی می احسن ان الشیطن ینزع بینهم (بنی اسرائیل آیت ۵۳)
 ترجمہ: کہہ دو میرے بندوں کو کہ بات وہی کہیں جو بہتر ہو۔ شیطان آپس میں جھگڑا کرواتا ہے۔
 ایک اور آیت میں ہے: **من بعد ان نزع الشیطن بینی و بین اخوتی** (سورہ یوسف ۱۰۰)
 ترجمہ: بعد اس کے کہ جھگڑا اٹھایا شیطان نے میرے اور میرے بھائیوں کے درمیان۔
 اس طرح کے شیطانی جھگڑے و اختلافات شریعت میں مردود ہیں اور قوم و ملت کے حق میں نقصان دہ
 ہیں، مسلمانوں کو اس اختلاف سے بچنا چاہئے

انتخاب

نہ سمجھو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانوں
 تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

کتنی بربادی مقدر میں تھی آبادی کی بعد
 کیا بتائیں ہم یہ کیا گزری آزادی کے بعد

محسوس یہ ہوتا ہے کہ دور تباہی ہے
 شیشے کی عدالت میں پتھر کی گواہی ہے

خاموش مزاجی تمہیں جینے نہیں دے گی
 اس دور میں جینا ہے تو کہرام مچا دو

انوار حدیث

از: جمیل عبداللہ ہاشمی

مسلم شریف کی ایک حدیث میں قیامت کی کچھ علامت بیان کی گئی ہیں ان میں سے دو یہاں ذکر کی جا رہی ہیں :

(۱) قیامت کے قریب ایسا ہوگا کہ کنیریں اپنے آقاؤں کو جننے لگیں گی۔

یعنی آخر زمانہ میں گویہ مائیں اولاد جننے کے بجائے اپنے آقاؤں کو جہنم دینے لگیں گی، مطلب یہ ہے کہ ماں باپ کی نافرمانی کثرت سے ہونے لگے گی۔ نافرمانی اس درجہ بڑھ جائے گی کہ لڑکے تو لڑکے لڑکیوں کے سامنے بھی ماں لونڈی بن کر رہ جائے گی، ان کی نقل و حرکت، آمد و رفت، میل جول اور چال چلن کی نگرانی اور روک ٹوک تو کیا کرتی اپنی آبرو کے ڈر سے لونڈیوں اور نوکراہیوں کی طرح ان کی ہاں میں ہاں ملانے پر مجبور ہو جائے گی۔ اسی طرح لڑکوں کے سامنے باپ کی حیثیت غلام کی ہو جائے گی،

اس نافرمانی کا مشاہدہ ہم لوگ شب و روز کر رہے ہیں اپنے ملک میں بھی اور دنیا کے دوسرے ممالک میں بھی۔

(۲) ننگے پاؤں، ننگے بدن بکریاں چرانے والے لوگ شاندار عمارتیں بنانے لگیں گے۔ یعنی آخر زمانہ میں ایسا انقلاب آجائیگا کہ ننگے بھوکے اور محتاج لوگ اس قدر دولت مند بن جائیں گے کہ جہالت کی وجہ سے مال کا مصرف ان کے ہاں اس کے سوا کچھ نہ رہیگا کہ وہ ایک دوسرے پر اپنی بڑائی جتلانے اور شیخی بگھارنے کی غرض سے شاندار عمارتیں بنوانے ہی میں دولت صرف کرنے لگیں گے، نہ ان کو مخلوق خدا کی حاجت پوری کرنے سے مطلب ہوگا نہ قومی اور اجتماعی زندگی کی ضروریات سے، دولت سمٹ کر ایسے نا اہل لوگوں کے پاس چلی جائیگی جو دولت کو اس کے صحیح مصرف اور حقیقی محل، مخلوق خدا کی حاجت روائی اور قومی و ملکی ضروریات، میں خرچ کرنے کے بجائے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر صرف شیخی اور خود نمائی کے کاموں میں صرف کریں گے، اس کا مشاہدہ اس دور میں بہت آسان ہے، آج کل کے کروڑ پتیوں کے ماضی اور حال کا جائزہ لے کر دیکھئے حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی، دولت و ثروت کے ان نا اہلوں کے ہاتھ میں

سمٹ کر آجانے کا نقصان صرف اتنا ہی نہیں کہ وہ بے محل اور بے مصرف خرچ ہونے لگی ہے بلکہ ایک طرف یہ نااہل اس دولت کے زور سے ملک و قوم کے تمام وسائل معاش اور ذرائع آمدنی پر قابض ہو کر یا تو خود اقتدار اعلیٰ اور حکومت پر قبضہ کر لیتے ہیں، یا ارباب اقتدار اور حکمران ان کے اشاروں پر چلنے پر مجبور ہو جاتے ہیں اور اس طرح بلا واسطہ یا بالواسطہ اقتدار اعلیٰ ان ہی چند کروڑ پتیوں اور ارب پتیوں کے ہاتھ آ جاتا ہے۔

آپ ﷺ نے قیامت کے سلسلہ میں اسی خطرہ سے آگاہ فرمایا تھا، چنانچہ آپ ﷺ کا ارشاد ہے:

اذا وسد الی غیر اہله فانظر الساعه ، (ریاض الصالحین)

ترجمہ: جب کام نااہلوں کے سپرد کر دیا جائے یا تو تم قیامت کا انتظار کرو۔

دوسری طرف یہ مسلم اور آزمودہ حقیقت ہے کہ دولت و ثروت کی فراوانی اور ریل پیل لازمی طور پر زر پرستی، نفس پرستی، عیاشی، بے لگام شہوت رانی کو اپنے ساتھ لاتی ہے چنانچہ یہ نااہل دولت مند حرام و حلال کے فرق و امتیاز اور شرم و حیا کو بالائے طاق رکھ کر شراب خوری، حرام کاری، رقص، و سرور اور عیاشی میں ملوث ہیں، سود خوری، قمار بازی وغیرہ محرمات شرعیہ کو اپنا قابل فخر کارنامہ سمجھنے لگتے ہیں، ملک اور قوم کے افلاس زدہ عوام بھی اول اول تو ان کی نفسانی خواہشات حرام کاریوں اور بدمعاشیوں پر ان کا ساتھ دینے پر مجبور ہوتے ہیں۔ بعد میں رفتہ رفتہ ان ہی حرام کاریوں اور عیاشیوں کے خود بھی عادی ہو جاتے ہیں، نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ پورہ معاشرہ تباہ اور پوری قوم روحانی اور اخلاقی اعتبار سے ہلاک ہو جاتی ہے۔

آپ ﷺ نے اپنی امت کو اسی تباہ کاری اور ہلاکت سے آگاہ فرمایا تھا، مجھے تمہارے فقر اور تنگدستی کا خطرہ نہیں بلکہ مجھے تمہارے متعلق دنیا سے ڈر لگتا ہے جبکہ وہ سمٹ آئے تمہارے پاس پھر تم ایک دوسرے سے بڑھنے کی دھن میں لگ جاؤ جیسے تم سے پہلی قوموں نے کیا ہے اور پھر وہ دنیا تم کو ہلاک کر ڈالے جیسے تم سے پہلوں کو ہلاک کر ڈالا۔ یہ تمام تر ہلاکت اور تباہ کاری اسی نااہلوں کے ہاتھ میں دولت و ثروت سمٹ آنے کا نتیجہ ہے جس کو حدیث جبرئیلؑ میں قرب قیامت کی علامت قرار دیا ہے۔ یہ وہ حقیقتیں ہیں جن کا ہم آج علانیہ مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کاش کم از کم مسلمان قوموں ہی کی آنکھیں کھل جائیں اور وہ اپنے رؤف و رحیم نبی ﷺ کی احادیث اور شفقت آمیز تعلیمات سے سبق حاصل کر لیں اور خود کو اس آخر زمانہ کی ہلاکت اور تباہی سے بچالیں۔ ++

اللہ کرے امام طحاویؒ کی یہ کتابیں چھپ کر منظر عام پر آجائیں

از: محدثین عظام اور ان کے علمی کارنامے، مولف ڈاکٹر تقی الدین ندوی مظاہری

- (۱) ”معانی الآثار“ (۲) ”مشکل الآثار“ (۳) ”کتاب احکام القرآن“ یہ کتاب ۲۰ جزء میں ہے
- (۴) ”کتاب الشروط الکبیر“ یہ کتاب ۴۰ جزء میں ہے
- (۵) ”کتاب الشروط الصغیر“ (۶) ”نقض کتاب المدلسین“ ۵ جزء میں۔ کراچی کی کتاب المدلسین کا بہترین رد ہے۔ (۷) ”الرد علیٰ ابی عبید“ (۸) ”التاریخ الکبیر“ (۹) ”کتاب فی النحل وأحكامها“
- (۱۰) ”سنن الشافعی“ اس کتاب میں وہ سب حدیثیں جمع کر دی ہیں جو امام مزنی کے واسطے سے امام شافعیؒ سے سنی تھیں، علامہ عینیؒ فرماتے ہیں کہ (مسند شافعیؒ) کو روایت کرنے والے امام طحاویؒ کے واسطے سے ہیں، اس لئے سنن شافعیؒ کو سنن طحاویؒ بھی کہا گیا ہے۔
- (۱۱) ”شرح المغنی“ (۱۲) ”النوادر الفقہیہ“ ۱۰ جزء میں ہے (۱۳) ”النوادر والحکایات“ تقریباً ۲۰ جزء میں ہے
- (۱۴) ”جزء فی حکم أرض مکہ“ (۱۵) ”جزء فی قسم الفی والغنائم“ (۱۶) ”کتاب الاثریہ“
- (۱۷) ”الرد علیٰ عیسیٰ بن ابان“ (۱۸) ”جزء فی الرزیة“ (۱۹) ”شرح الجامع الصغیر لمام محمد“
- (۲۰) ”شرح الجامع الکبیر لہ“ (۲۱) ”کتاب المحاضر والسجلات“ (۲۲) ”کتاب الوصایا“
- (۲۳) ”کتاب الفرائض“ (۲۴) ”أخبار ابی حنیفہ وأصحابہ“ (۲۵) ”کتاب صحیح الآثار“
- (۲۶) ”اختلاف الروایات علیٰ مذہب الکوفیین“ (۲۷) ”کتاب العزل“ (۲۸) ”مناقب ابی حنیفہ“

معانی الآثار کی خصوصیات

- (۱) اس میں بکثرت ایسی حدیثیں موجود ہیں جس سے دیگر کتب خالی ہیں۔
- (۲) ایک حدیث کی مختلف اسانید جمع کر دیتے ہیں، جس سے ایک محدث کو بہت سے نکات و فوائد کا علم ہوتا ہے۔
- (۳) غیر منسوب رواۃ کی نسبت اور مبہم راوی کا نام، مشتبہ کی تمیز، مجمل کی تفسیر، اضطراب و شک راوی سب کو نہایت وضاحت سے بیان کرتے ہیں۔
- (۴) حضرات صحابہؓ و تابعین کے آثار، فقہاء کے اقوال اور ائمہ کی جرح و تعدیل بھی بیان کرتے ہیں، جس سے ان کے معاصرین کی کتابیں خالی ہیں۔

(۵) کبھی ترجمۃ الباب کسی فقہی مسئلہ پر قائم کرتے ہیں اور باب کے تحت کی روایت سے ایسے دقیق استنباطات کرتے ہیں جس کی طرف اذہان کم منتقل ہو سکتے تھے۔

(۶) کتاب کو فقہی ترتیب کے لحاظ سے مرتب کیا ہے، کبھی معلوم ہوتا ہے کہ باب کے تحت کی روایت بظاہر ترجمہ سے کوئی تعلق نہیں رکھتی مگر نہایت لطیف طریقے سے ترجمہ سے مناسبت پیدا کرنے کے لئے اس کی روایت کرتے ہیں مثلاً ”باب المیاء“ کے تحت ”ان المسلم لا ینجس“ اعرابی کے مسجد میں بول والی حدیث ذکر کی ہے، یہ مقامات نہایت دقیق ہیں۔

(۷) أدلة اُحناف کے ساتھ دوسرے ائمہ کے دلائل بھی بیان کرتے ہیں، اور اس پر نظر قائم کر کے پوری طرح محاکمہ کرتے ہیں اور تفقہ کا اعلیٰ نمونہ پیش کرتے ہیں۔

شروح و متعلقات

(۱) ”الحاوی فی تخریج معانی الآثار للطحاوی“ للمحافظ عبد القادر القرشی

(۲) ”مبانی الاخبار“ للعلینی“ چھ جلدوں میں موجود ہے جس میں رجال پر کلام نہیں کیا ہے، مخطوط ہے۔

(۳) ”نخب الافکار فی شرح معانی الآثار“ للعلینی“ عینی نے شرح حدیث کے ذیل میں

رجال پر بھی مفصل گفتگو کی ہے، یہ ”عمدة القاری“ شرح بخاری کے مثل ہے، یہ کتاب ۱۸ جلدوں میں دار النوادر دمشق سے شائع ہو چکی ہے۔

(۴) ”معانی الاخبار فی رجال معانی الآثار“ للعلینی“ اس کی تلخیص ”کشف الاستار“

کے نام سے طبع ہو چکی ہے۔ ان کے علاوہ ابن عبد البر اور علامہ زیلعی نے ”معانی الآثار“ کی تلخیص کی ہے،

محمد باہلی کی کتاب ”تصحیح معانی الآثار“ کا بھی تذکرہ کیا گیا ہے۔ حافظ قاسم بن قطلوبغا نے بھی طحاوی

کے رجال پر ایک مستقل تصنیف ”الاثر فی رجال معانی الآثار“ کے نام سے کی ہے۔ حافظ بن حجر عسقلانی

نے بھی ”اتحاف المہرۃ“ میں جن دس کتابوں کے اطراف جمع کئے ہیں، ان میں

”معانی الآثار للطحاوی“ بھی شامل ہے۔

”امانی الاخبار فی شرح معانی الآثار“ محدث جلیل الداعی الی دین اللہ والی

دار السلام حضرت مولانا محمد یوسف نور اللہ مرقدہ کی گرانقدر و معرکہ الآراء شرح ہے، فی الواقع یہ تمام

شروح سابقہ کا بہترین خلاصہ ہے، اس کتاب میں مولانا کی انتہائی کوشش یہ تھی کہ اکثر متقدمین

(حافظ و عینی کے پیشرو) علماء کے اقوال نقل کئے جائیں، جب متقدمین کا کوئی قول نہیں ملتا تو متاخرین

کے اقوال علی الترتیب نقل کئے ہیں، اس شرح میں طحاوی کے مشکل مقامات کا حل پیش کیا گیا ہے۔

غیر مقلد محمد اسماعیل زرتارگری کی کتاب

(اسلام خالص) کیا ہے پر ایک نظر

از: جمیل عبداللہ ہاشمی

محمد اسماعیل صاحب اپنی کتاب صفحہ ۲۶ پر لکھتے ہیں
”ائمہ اربعہ اپنے اپنے علاقہ میں عوام الناس کے لئے مرجع رشد و ہدایت بنے ہوئے تھے،
ان حضرات کے پاس کوئی مسئلہ آتا تو قرآن و حدیث پیش کرتے یا اپنی رائے و قیاس سے کام لیتے
اور اللہ سے ڈرتے ہوئے یہ اعلان کرتے کہ:

”اذاصح الحديث فهو مذہبی“ کہ صحیح حدیث ہی میرا مذہب ہے

تبصرہ: قارئین کرام! غیر مقلدین ائمہ کرام کا یہ قول تو نقل کر کے عام طور پر عوام کو یہ تاثر
دیتے ہیں کہ محدثین جس حدیث کو صحیح کہیں اسی پر عمل کرنا چاہئے حالانکہ یہ غلط ہے یا تو غیر مقلدین
نے ائمہ کرام کے اس قول کا مطلب غلط سمجھا ہے یہ جان بوجھ کر عوام کو اس کا مطلب غلط سمجھاتے ہیں،
اسی لئے ضروری ہوا کہ اس کا صحیح معنی آپ کے سامنے پیش کیا جائے۔

”اذاصح الحديث فهو مذہبی“ کا صحیح مطلب علامہ ابن عابدین شامیؒ فرماتے ہیں:
”ان ذلك لمن كان اهلاً للنظر في النصوص، ومعرفة محكمها من منسوخها“
ترجمہ: یہ حق اسی شخص کو حاصل ہے جو نصوص میں غور کرنے اور ان میں سے منسوخ کو
غیر منسوخ سے ممتاز کرنے کی اہلیت رکھتا ہو“

(حدیث اور فہم حدیث ص ۴۲۳ بحوالہ ردالمحتار ج ۱ ص ۶۸)

قاله الشافعيؒ ليس معناه ان كل احد راى حديثا صحيحا قال:
هذا مذہب الشافعي، وعمل بظاهره وانما هذا فيمن له رتبة الاجتهاد
في المذهب، وشرطه يغلب على ظنه ان الشافعيؒ لم يقف على هذا
الحديث، او يعلم صحته، وهذا انما يكون بعد مطالعة كتب الشافعي
كلها، ونحوه من كتب اصحابه الاخذين عنه وما اشبهها، وهذا شرط
صعب قل من يتصف به اه

خلاصہ کلام اوپر کے حوالوں سے دو باتیں پوری طرح نکھر کر سامنے آ گئی ہیں، ایک یہ کہ ائمہ کرام کے اس قول کا مصداق ہر کس و نا کس نہیں ہے بلکہ یہ حق اس شخص کو حاصل ہے جو مجتہد فی المذہب ہو۔ عام لوگوں کو یہ حق دینا کہ انہیں جو حدیث صحیح سمجھ میں آئے وہی ائمہ کرام کی طرف منسوب کر کے ان کا مذہب کہنے لگ جائے، یہ لوگوں کو گمراہ کرنے مترادف ہے۔ دوسری بات یہ ہے کہ ائمہ کرام کے بارے میں یہ بدگمانی نہیں ہونی چاہئے کہ انہوں نے صحیح حدیث کو چھوڑ کر ضعیف حدیث پر اپنے اپنے مسلکوں کی بنیاد رکھی ہے۔ جاری

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مناقب پر چند کتابیں

از: جمیل عبداللہ ہاشمی

- (1) البستان فی مناقب النعمان - علامہ محی الدین عبدالقادر بن ابی الوفا قرشی کی تصنیف ہے
- (2) شقائق النعمان فی مناقب النعمان - علامہ جلال اللہ زخشریؒ کی تصنیف ہے
- (3) عقود المرجان ۲ - فلاند عقود الدر والعقیان
- (4) کشف الاشرار - علامہ عبداللہ بن الحارثی کی تصنیف ہے
- (5) الانتصار لامام ائمۃ الامصار - علامہ یوسف سبط ابن الجوزیؒ نے کی تالیف ہے
- (6) تمییز الصحیفہ فی مناقب الامام ابی حنیفہ - امام جلال الدین سیوطیؒ شافعی کی تصنیف ہے
- (7) تحفۃ السلطان فی مناقب النعمان - علامہ ابن کاسؒ کی تالیف ہے
- (8) عقود الجمان فی مناقب النعمان - علامہ محمد یوسف دمشقی شافعی کی تصنیف ہے
- (9) الابانہ فی رد المبتدعین علی ابی حنیفہ - علامہ احمد بن عبداللہ شیر آبادیؒ کی تصنیف ہے
- (10) تنویر الصحیفہ فی مناقب ابی حنیفہ - علامہ یوسف بن عبداللہ ہادیؒ کی تصنیف ہے
- (11) الخیرات الحسان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ النعمان - شارح مشکوٰۃ علامہ حافظ ابن حجر مکی شافعی کی تالیف ہے
- (12) فلاند العقیان فی مناقب الامام الاعظم ابی حنیفہ النعمان - یہ بھی حافظ ابن حجر مکی شافعی کی تالیف ہے
- (13) الفوائد المہمہ - علامہ عمر بن عبدالوہابؒ عارضی شافعی کی تصنیف ہے
- (14) مرآۃ الجنان فی معرفۃ حوادث الزمانی - علامہ یافعی شافعیؒ کی تاریخی کتاب ہے جس میں امام صاحب کا ذکر ضمنا ہوا ہے
- (15) مناقب الامام ابی حنیفہ وصاحبہ ابی یوسف و محمد بن الحسن - حافظ ذہبیؒ شافعی کی تصنیف ہے

ترجمہ: امام نوویؒ فرماتے ہیں: جو بات امام شافعی نے کہی ہے اسکا مطلب یہ نہیں ہے کہ ہر کس و ناکس جو کسی صحیح حدیث کو دیکھے تو یہ کہہ دے کہ یہی امام شافعی کا مذہب ہے اور اس کے ظاہر پر عمل کرنے لگے، بلکہ یہ حق تو اس شخص کو ہے جس کو مذہب میں مجتہد کا مقام حاصل ہو، اور اس کی شرط یہ ہے کہ اسکے گمان پر یہ بات غالب ہو کہ امام شافعیؒ کو یہ حدیث نہیں پہنچی تھی، یا اس کی صحت کا انہیں علم نہیں ہوا تھا، اور یہ بات امام شافعیؒ کی تمام کتابوں کے مطالعہ کے بعد اسی طرح ان کے براہ راست تلامذہ کی تمام کتابوں کے دیکھنے کے بعد ہی کہی جاسکتی ہے اور یہ بڑی کڑی شرط ہے شاید ہی کوئی اس پر اتر سکے (حدیث اور فہم حدیث ص ۲۶ بحوالہ المجموع ج ۱ ص ۱۰۴) امام ابن نے صلاح فرماتے ہیں:

ليس العمل بظاهر ما قاله الشافعي باليس كل فقيه يسوغ له ان يستقل بالعمل بما يراه حجة من الحديث
(ترک تقلید ایک بدعت ص ۴۲)

ترجمہ: امام شافعی نے جو اذاح الحدیث فہو مذہبی فرمایا ہے اس کے ظاہر پر عمل کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے پس ہر فقیہ کے لیے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ بطور خود جس حدیث کو حجت سمجھے اس پر عمل شروع کر دے۔

ائمہ کرام نے صحیح حدیثوں ہی پر اپنے اپنے مذہب کی بنیاد رکھی ہے

حافظ ابن رجب حنبلیؒ فرماتے ہیں:

ائمة وفقهاء اهل الحديث فانهم يتبعون الحديث الصحيح حيث كان،
اذا كان معمولاً به عند الصحابة ومن بعدهم او عند طائفة منهم فاما
ما اتفق السلف على تركه فلا يجوز العمل به

ناشر امام اعظم اکیڈمی (الہند)

- (16) جامع الانوار۔ علامہ محمد بن عبدالرحمن غزنویؒ کی تالیف ہے
- (17) الانتقاء فی فضائل الثلاثہ۔ الفقہاء الامام الحافظ یوسف بن عبدالبر مالکیؒ کی تصنیف ہے
- (18) مناقب الامام الاعظم۔ علامہ صدرالائمہ موفق بن احمد کی تالیف ہے
- (19) مناقب الامام اعظم۔ علامہ حافظ الدین محمد بن محمد شہاب کردریؒ کی تالیف ہے
- (20) فتح المنان فی تائید مذہب النعمان۔ شیخ محدث دہلویؒ کی تالیف ہے
- (21) اخبار ابی حنیفہ واصحابہ۔ ابی عبید حسین بن علی صیرمیؒ (متوفی ۴۰۴) کی تالیف ہے
- (22) مناقب الامام اعظم۔ القاسم عبداللہ بن محمد احمد السفدیؒ معروف بابن العوم۔ کی تالیف ہے
- (23) کشف الغمہ عن سراج الامہ، یہ اردو میں ہے۔ مفتی محمد حسن شاہ جہان پوریؒ کی تالیف ہے
- (24) سراج النعمان، یہ اردو میں ہے۔ علامہ شبلی نعمانیؒ کی تالیف ہے
- (25) حیات ابوحنیفہ۔ محمد ابو زہرہ مصریؒ کی تالیف ہے
- غیر مقلد علماء کی لکھی ہوئی کتابیں
- (26) فضائل ابوحنیفہؒ یہ کتاب اردو میں ہے، حافظ محمد لکھویؒ کی تالیف ہے
- (27) سیرت امام ابوحنیفہؒ۔ عبدالمجید سوہدرویؒ کی تصنیف ہے۔

یہ گاندھی جی کی ذہانت

یہ گاندھی جی کی ذہانت اور بہت ہی گہری سیاست تھی کہ جو عناصر ابھی تک نمایاں نہیں تھے ان کو دھیرے دھیرے ابھار کر سب سے زیادہ اوپر کی سطح پر لے آیا گیا اور مسلمانوں کی سطح دھیرے دھیرے نیچے ہوتی چلی گئی، نقصان مسلمانوں کو خود اپنوں سے پہونچا۔

تقلید شخصی کا ثبوت غیر مقلدین کی کتابوں سے

از: جمیل عبداللہ ہاشمی

تمام مقلدین ائمہ اربعہ کی تقلید شخصی صرف دو مقام پر کرتے ہیں، ایک جہاں حدیثوں میں بظاہر تعارض ہو اور صحابہ کرامؓ کا کوئی فیصلہ موجود نہ ہو یعنی اجماع نہ ہو سکا ہو اور صحابہ کرامؓ ہی کا عمل مختلف ہو تو ائمہ اربعہ بھی وہاں مختلف ہوں گے، کوئی ایک حدیث پر عمل کرے گا، کوئی دوسری حدیث پر، مثلاً رفع یدین کرنے کی حدیث اور نہ کرنے کی حدیث دونوں آپ ﷺ سے ثابت ہے، ائمہ اربعہ میں سے کچھ لوگ رفع یدین والی حدیث پر عمل کرتے، کچھ لوگ عدم رفع یدین والی پر۔ ان ہی حضرات کی پیروی و اتباع اور تقلید میں ان کے مقلدین بھی اسی طرح عمل کرتے ہیں۔

دوسرے وہاں تقلید شخصی ہوتی ہے جہاں کسی مسئلہ کی صراحت کتاب و سنت میں موجود نہ ہو اور صحابہ کرامؓ کا اجماع بھی نہ ہو اور ائمہ مجتہدین کا اجماع بھی نہ ہو سکا ہو اور ہر مجتہد اپنے اپنے اجتہاد پر عمل کرتا ہو ایسی صورت میں عامیوں میں سے جو جس کا مقلد ہو گا وہ اس کے اجتہاد کو ترجیح دے گا اور اس پر عمل کرے گا، کل مسائل میں یہی دو جگہ ہے جہاں تقلید شخصی ہوتی ہے، پہلی میں تعارض ہونے کی وجہ سے، دوسری میں صراحت نہ ہونے کی وجہ سے، ایسے موقعوں پر تقلید شخصی سے کسی کو چارہ کار نہیں ہے، جو دوسروں کو برا بھلا کہتے ہیں طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے ہیں وہ خود بھی ایسے موقعوں پر تقلید ہی کرتے ہیں چھپ چھپ کر ہی کیوں نہ ہو یہی وجہ ہے انکی کتابوں میں تقلید شخصی کی دعوت دی جاتی ہے اور تقلید شخصی کو جائز، ضروری اور واجب لکھا جاتا ہے، اس کے صرف چند مثال نمونے ملاحظہ فرمائیں :

(۱) غیر مقلدین کی مشہور کتاب ”کرامات اہل حدیث“ ترتیب و تزئین محمد ادریس فاروقی، مولانا عتیق اللہ صاحب کے بارے میں لکھتے ہیں ”قابل تقلید شخصیت“ حوالہ کے لئے دیکھیں (کرامات اہل حدیث، ص ۱۵، اور ص ۱۷۲) قارئین کرام! اگر ہم کہیں کہ حضرت امام ابو حنیفہ، امام مالک، امام شافعی، امام احمد بن حنبل، رحمۃ اللہ علیہم اجمعین، قابل تقلید ہیں تو غیر مقلدین کو برا لگتا ہے لیکن اس دور کے اپنے عالم کو قابل تقلید بتلاتے ہیں، کیا یہ انصاف کا خون کرنا نہیں ہے؟

(۲) غیر مقلدین کا ایک رسالہ ”اہل السنہ“ کے نام سے ممبئی، کرلا، آئی، سی، سے شائع ہوتا ہے اس کے ص ۳ پر حنبلی مسلک کے بارے میں لکھتے ہیں:

”ان کے یہاں اگر تقلید کچھ ہے تو وہ یہ ہے کہ جہاں قرآن و سنت میں کوئی مسئلہ اصالتہ موجود نہ ہو اور ائمہ میں اختلاف ہو تو امام احمد بن حنبلؒ کے مسلک کو ترجیح دیتے ہیں“

قارئین کرام غور فرمائیں کہ ائمہ اربعہ کے درمیان اختلاف کی صورت میں حنبلی لوگ امام احمد بن حنبلؒ کے مسلک کو ترجیح دیں تو کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر کوئی شافعی، مالکی، حنفی اپنے اپنے امام کے مسلک کو ترجیح دے تو غیر مقلدین اس پر مشرک و بدعتی ہونے کا حکم لگاتے ہیں اور نہ جانے کون کون سے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑتے ہیں، کیا یہی انصاف ہے؟

(۳) مشہور غیر مقلد عالم ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس صاحب (ان کے نام کے آگے لکھا ہے، مدرس و مفتی مسجد الحرام پروفیسر ام القریٰ یونیورسٹی مکہ مکرمہ، سعودی عرب) اپنی کتاب ”تقلید کا حکم کتاب و سنت کی روشنی میں“ کے ص ۶۲ پر امام ابن تیمیہؒ کی کتاب مجموعہ فتاویٰ، کے حوالہ سے لکھتے ہیں

”اس مسئلہ میں زیادہ سے زیادہ یہی کہا جائے گا کہ جائز یا مناسب ہے کہ عامی کے اوپر کسی ایک کی تقلید واجب ہے“

(۴) اسی کتاب کے ص ۶۷ پر امام ابن العزہنیؒ کے حوالہ سے لکھتے ہیں

”جس مسئلے میں دلیل ظاہر نہ ہوئی اس میں کسی نے کسی خاص امام کی تقلید کی تو یہ جائز ہے بلکہ ضرورت کے وقت واجب ہوگی“

(۵) اسی کتاب کے ص ۵۷ پر ہے کہ

”اسی طرح علماء کا اجماع ہے کہ اندھے کے اوپر اگر قبلہ مشتبہ ہو گیا تو قبلہ کو جاننے کے لئے کسی ثقہ و اعتماد کے آدمی کی تقلید ضروری ہے۔ اسی طرح جس کو دین کا علم نہیں عالم کی تقلید اس پر ضروری ہے“

مجھے تو صرف نمونہ ہی دکھانا تھا اس لئے صرف پانچ حوالہ اکتفا کرتا ہوں قارئین کرام کی ضیافت کے لئے اتنا ہی کافی ہے۔

اعلان

غیر مقلدین نے عوام کو بہکانے کے لئے یہ طریقہ اپنا رکھا ہے کہ وہ احناف کے خلاف اپنی کتابوں میں غلط باتیں لکھ کر اسے عوام میں اس طرح تقسیم کرتے ہیں کہ اہل علم تک رسائی نہ ہو، پھر کچھ دنوں کے بعد اپنا جھوٹا علمی دبدبہ قائم کرنے کے لئے اس بات کا شور مچاتے ہیں کہ ہماری کتاب کا خفیوں کے پاس کوئی جواب نہیں ہے، حالاں کہ وہ کتاب اہل علم کے پاس پہونچی ہی نہیں، اس لئے آپ حضرات سے اپیل ہے کہ کسی بھی غیر مقلد کی کتاب آپ کو ملے تو اسے ضرور امام اعظم اکیڈمی تک پہونچائیں، تاکہ اس میں لکھی ہوئی گمراہ کن باتوں سے عوام کو آگاہ کیا جاسکے۔ ادارہ

رابطہ: ۸۰۸۰۷۲۰۱۸۸، واٹس اپ، ۹۶۸۹۱۵۷۸۰۵

صفحہ ۲۳ کا بقیہ حصہ

دلیل بات ہے یہاں غیر مقلدین ایک سوال کا مدلل جواب دیں۔ سوال: غیر مقلدین ثابت کریں ”نزل الابرار“ وحید الزماں نے غیر مقلد ہونے سے پہلے لکھی ہے۔ اور یہ بھی بتائیں کی کس مکتبہ سے چھپی ہے یعنی اس کا ناشر کون ہے یہ کتاب ”نزل الابرار“ ۱۳۲۸ھ میں بنارہ سے چھپی ہے جیسا کہ اسی کتاب کے

پہلے صفحہ پر لکھا ہوا ہے اور چھاپ نے والا بھی غیر مقلد مکتبہ ہے عبارت یہ ہے ”باہتمام العبد الاسی محمد ابی القاسم البنارسی۔ فی مطبع سعید المبطا بع فی بادۃ بنارس ۱۳۲۸ھ“

خلاصہ کلام: اوپر کی عبارتوں سے یہ بات واضح ہو چکی ہے کہ مولانا وحید الزماں غیر مقلدین عالم ہی نہیں بلکہ امام ہیں اور یہ بھی واضح ہو گیا کہ ”نزل الابرار“ انہیں کہ کتاب ہے اور یہ بھی واضح ہوا یہ کتاب مولانا نے غیر مقلد ہونے کے بعد لکھی ہے۔ اللہ پاک غیر مقلدین جھوٹ سے بچنے کی توفیق عطا فرمائیں۔

والسلام۔۔ فقط جمیل عبداللہ ہاشمی

ناشر امام اعظم اکیڈمی (الہند)

نزل الابرار، نواب وحید الزماں کی ہے ثبوت غیر مقلدین کی کتابوں سے

مکرمی حضرت مولانا ہاشمی صاحب دامت کرامت

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عرض ہے کہ۔ مولانا وحید الزماں صاحب اور ان کی کتاب نزل الابرار کے بارے میں ہمارے یہاں غیر مقلدین عوام میں بہت سا پروپیگنڈہ کر رہے ہیں، بعض تو کہتے ہیں کہ وہ ہمارے مسلک کے عالم ہی نہیں تھے۔ کچھ کہتے ہیں کہ یہ کتاب ان کی لکھی ہوئی نہیں۔ بعض کہتے ہیں کہ نزل الابرار وحید الزماں نے اس وقت لکھی تھی جب وہ حنفی تھے۔ برائے کرم صحیح سورت حال سے آگاہ فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ گلزار احمد ندوی، دوریا، یوپی۔

ندائے اسلاف: ”نزل الابرار“ پر جو اعتراضات ہوتے چلے آ رہے ہیں اس کا جواب نہ دینا پڑے اس سے بچنے کے لئے غیر مقلدین یہ ساری باتیں کہتے ہیں جو آپ نے اپنے خط میں نقل کی ہے، حالانکہ یہ سب حیلے بہانے بے سود ہیں، جامعہ سلفیہ کے شیخ الحدیث نے اپنی کتاب ”دیوبندی تحفظ سنت کا نفرنس پر سلفی تحقیقی جائزہ“ (جولن ۲۰۰۴ء میں چھپی ہے) میں اس بات تسلیم کیا اور مانا ہے کہ ”نزل الابرار“ وحید الزماں ہی کی کتاب ہے اسی طرح عبدالرشید عراقی نے چالیس علمائے اہل حدیث ص ۱۰۷ میں ”کتاب نزل الابرار“ کو وحید الزماں ہی کی تصنیف لکھا ہے۔ اس تمہید کے بعد آپ کے خط کا جواب دیا جا رہا ہے

وحید الزماں صرف غیر مقلدین عالم ہی نہیں بلکہ امام تھے

(۱) مشہور غیر مقلدین عالم و شیخ الحدیث محمد رئیس ندوی صاحب لکھتے ہیں: ”امام وحید الزماں نے معنوی طور پر ”نزل الابرار“ ج ۱ ص ۸۔۔۔۔۔ پر کہی ہے“ (سلفی تحقیقی جائزہ ص ۴۹۳)

(۳) رئیس ندوی صاحب لکھتے ہیں: ”نزل الابرار“ ولی مذکورہ عبارت کی تلخیص میں امام وحید الزماں نے کہا کہ۔۔۔۔۔ الخ (حولہ بالا ص ۴۹۷)

(۴) اسی صفحہ پر ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ”اہل حدیث امام کی دونوں کتابوں میں“

دونوں کتابوں سے مراد۔ نزل الابرار۔ کنز الحقائق ہیں۔

(۵) رئیس صاحب لکھتے ہیں ”یہ حقیقت ہے کہ نواب صاحب کی تحریف

دیوبندیہ انہیں کی کتاب ”نزل الابرار“ کی تلخیص ہے“

(دیوبندی تحفظ سنت کانفرنس پر سلفی تحقیقی جائزہ ص ۴۹۶)

نوٹ: حضرت مولانا محمد ابوبکر غازی پوریؒ کی کتاب ”صحابہ کرامؓ کے بارے میں غیر مقلدین کا نقطہ

نظر“ کو رئیس ندوی صاحب تحریف دیوبندیہ کہہ رہے ہیں، غیر مقلدین کا حال ایسا ہی ہے کہ جب جیت

نہیں پائے تو گالی دیں گے

(2) ندوی دوسری جگہ لکھتے ہیں: ”امام اہل حدیث نواب وحید الزماں کی عبارت میں“ الخ (ص ۴۹۶)

(۶) رئیس صاحب ایک اور جگہ لکھتے ہیں: ”مذکورہ دونوں سلفی کتابوں میں مذکورہ آیت کریمہ“

(سلفی تحقیقی جائزہ ص ۴۹۸) دونوں سلفی کتابوں سے مراد، نزل الابرار۔ کنز الحقائق ہیں۔

ندوی صاحب اسی صفحہ پر ایک اور جگہ لکھتے ہیں:

(۷) ”اگر ان کے لئے دونوں سلفی کتابوں میں فاسق کا لفظ استعمال ہوا“ یہاں بھی نزل الابرار۔ کنز الحقائق

نق ہی مراد ہے

کتاب ”نزل الابرار“ وحید الزماں نے غیر مقلد ہونے کے بعد لکھا ہے

وحید الزماں صاحب کے بارے میں چالیس علماء اہل حدیث ۱۰۶ پر ہے کہ مولانا کا ”خاندان حنفی تھا اس

لئے اوائل عمر میں حنفی المذہب تھے لیکن اپنے برادر اکبر۔۔ کی صحبت سے مسلک اہلحدیث قبول کر لیا“

قارئین آپ دیکھ رہے ہیں کہ وحید الزماں صاحب نے اوائل عمر ہی میں حنفی مذہب چھوڑ دیا تھا۔ اسکے با

وجود غیر مقلدین کا یہ کہنا کہ یہ کتاب ”نزل الابرار“ اس وقت کی لکھی ہوئی ہے جب وہ حنفی تھی ایک بے

بقیہ حصہ صفحہ ۲۲ پر

ناشر امام اعظم اکیڈمی (الہند)

ندائے اسلاف

دلکش کارپٹ میکر

ہمارے یہاں مناسب قیمت پر مسجد و مدارس کیلئے صف گھراور آفس وغیرہ کیلئے قالین دستیاب ہے

DILKASH CARPET MAKER

Carpet, For Masjid, Madrasa, House & Office on Reasonable Price



U.P. : Kazi Pura, Bahduhi, U. P. (India)

Maharashtra : Ansari Nagar, Nallasopara (E), -401 209, Dist. Paalghar,

Cont. : 7505555195 / 8080720188

ناشر امام اعظم اکیڈمی (الہند)